

ایک عظیم دینی کتب خانہ

○ پروفیسر رفیع اللہ

پاکستان جیسے ملک کے لئے جس کی بنیاد ہی دین اسلام پر قائم ہو، دینی کتب خانوں کی ضرورت کے متعلق کچھ کہنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس قدر یہاں اسلام سے محبت ہے اس نسبت سے دینی کتب خانوں کی کمی ہے۔ برصغیر ہندو پاک کی تقسیم کے وقت اہم دینی مدرسے جن کے ساتھ شاندار دینی کتب خانے ملحق تھے ہندوستان میں رہ گئے۔ ہمارے حصے میں معدودے چند کتب خانے آئے جن کا ابھی تک کماحقہ تعارف بھی نہیں ہو سکا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد دینی مدارس میں توجیرت انجیز اضافہ ہوا ہے لیکن کتب خانوں کے قیام کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ ہاں حکومت کی طرف سے اسلامی تحقیقات کے لئے جو ادارے قائم کئے گئے ہیں، ان کے ساتھ اچھی شاندار لائبریریاں ہیں جن میں جدید علوم کی کتابوں کے ساتھ معتبر دینی کتب کے بھی کافی مجموعے ہیں۔ ان میں سے ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی لائبریری شاندار تر ہے۔

کتب خانوں کے افادے حیشۃ

عام اہل علم کے لئے وہی کتب خانے مفید ہو سکتے ہیں جن سے وہ بغیر کسی روک ٹوک کے استفادہ کر سکیں۔ ہمارے ہاں کے موجود کتب خانوں میں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً اسلامی تحقیق کے اداروں کے ساتھ جو لائبریریاں ملحق ہیں وہ زیادہ تر ان کے اپنے اراکین کے لئے مخصوص ہیں۔ دوسرے یہ سرکار کی دفاتر کی طرح دفتری اوقات میں کھلتی اور بند ہوتی ہیں۔ اس لئے ان سے ایک تو صرف محدود وقت کے دوران ہی میں استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ دوسرے ان کے مرکزی شہروں میں واقع ہونے کی وجہ سے قیام و طعام کے بھاری اخراجات برداشت کرتے پڑتے ہیں۔ اسلامی

دور میں ہمارے کتب خانے ایک پورے علمی ادارے کی حیثیت رکھتے تھے۔ مطالعہ و تحقیق کرنے والوں کے لئے قیام تک کا انتظام اسی ادارہ کی جانب سے بلا معاوضہ کیا جاتا تھا اور ساتھ ہی تشنگانِ علم کو پوری آزادی حاصل ہوتی تھی کہ وہ دن رات میں کسی وقت بھی کتب خانہ کو اپنے استعمال میں لاسکتے تھے۔ الحمد للہ کہ اس گئے گزرے دور میں بھی پاکستان میں کچھ ایسے دینی کتب خانے ہیں جو ہمارے ماضی کی ان شاندار روایات کو نبھا رہے ہیں۔

دینی مدارس کے کتب خانے

جیسا کہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں قیام پاکستان کے بعد دینی مدارس میں کثرت سے اضافہ ہوا ہے۔ ان میں سے اہم مدارس کے ساتھ کتب خانے بھی ہیں۔ لیکن یہاں فائدہ اٹھانے کے راستے میں عقیدہ و مسلک کی رکاوٹیں ہیں۔ آپ صرف اسی صورت میں استفادہ کر سکتے ہیں جبکہ آپ ان کے مسلک سے تعلق رکھتے ہوں یا کم از کم ظاہری طور پر ان کو اس کا یقین دلا سکتے ہوں۔ راقم کو اس قسم کے بڑے دلچسپ تجربے ہیں۔ ایک اہل حدیث کتب خانے سے ہمیں اس لئے نکلنا پڑا کہ ہماری داڑھی چھوٹی تھی حالانکہ ناظم صاحب سے خاندانی تعلقات تھے۔ ایک اور کتب خانے میں تین پشتوں سے رکھی ہوئی بخاری شریف کے ابھی کسی نے ورق علیحدہ نہیں کئے تھے۔ ورق علیحدہ کرتے ہوئے بندہ کی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام عرصے میں کسی نے اس کتاب کا مطالعہ نہیں کیا تو بس ان کے خفا ہونے کے لئے یہی کافی تھا۔ ایک جگہ ”سکولی“ ہونے کا اعتراض لگایا گیا۔ اس سے ان کی مراد کالج اور اسکول کا تعلیم یافتہ ہونا ہے وغیرہ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایسے کتب خانوں کی بھی کمی نہیں جہاں ہر عقیدہ و مسلک کے لوگ بغیر کسی پابندی کے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ انہی میں سے ایک عظیم لائبریری کتب خانہ سعدیہ سراجیہ ضلع میانوالی میں واقع ہے جس کا تعارف ہم قارئین سے کر رہے ہیں۔

کتب خانے کا محل وقوع اور اس کے ابتداء

ریل گاڑی سپر اور لینڈی سے براستہ کیمبل پور ملتان جاتے ہوئے ضلع میانوالی میں کتدیاں ریلوے جنکشن کے قریب ایک چھوٹا سا ریلوے اسٹیشن ہے۔ جس کا نام خانقاہ سراجیہ ہے۔ ریلوے اسٹیشن پر اترتے ہی مشرق کی جانب ریت کے ٹیلوں کے درمیان جامع مسجد دہلی کی طرز کے تین بڑے بڑے خوبصورت گنبد نظر آتے ہیں۔ یہ خانقاہ سراجیہ کی مشہور مسجد ہے اور اس کے زیر سایہ وہ

عظیم الشان دینی کتب خانہ ہے جو کتب خانہ سعدیہ سراجیہ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کتب خانے کی بنیاد آج سے تقریباً پچاس سال پہلے ضلع میانوالی کے ایک مشہور عالم دین مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب نے ڈالی تھی۔ مصنف ایک جید عالم تھے۔ نقشبندی طریقے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی بیعت اسی علاقے کے ایک صاحبِ طریقت نیرنگ میاں سراج الدین صاحب مولوی زئی (ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) سے تھی۔ آپ نے وہیں اپنے مرشد سے دینی تعلیم حاصل کی اور بعد ازاں اپنی عمر عزیز کا کافی حصہ برصغیر ہندوپاک کے مختلف مقامات پر دعوتِ رشد و ہدایت میں گزارا۔ آپ کے مریدوں کی زیادہ تعداد کلکتہ اور کانپور سے تعلق رکھتی تھی۔

مولوی صاحب کو دینی کتب کے مطالعہ کا شوق عشق کی حد تک تھا۔ انھوں نے اپنے وقت تک عربی، فارسی کی جتنی مستند اور معتبر دینی کتابیں شائع ہو چکی تھیں، ان سب کو پڑھے اہتمام سے جمع کیا۔ وسیع المطالعہ ہونے کے ساتھ ساتھ وہ پڑھے باذوق شخص تھے اور ہر چیز میں نفاست پر نظر رکھتے تھے۔ کتابوں کی جلدیں ایسی نفیس بنوائیں کہ پچاس سال گزرنے کے بعد بھی یوں معلوم ہوتا ہے کہ ابھی بنوائی گئی ہیں۔ اکثر و بیشتر جلدیں کانپور اور کلکتہ سے بنوائی گئیں اور بعض کو اس مقصد کے لئے لندن تک بھیجا گیا۔ بعض اوقات تو جلد کی قیمت کتاب کی اصل قیمت سے بڑھ جاتی تھی۔

صحرا میں نخلستانِ علم

کتابوں کا یہ قیمتی خزانہ ایک کشادہ کمرے میں بڑی مناسب ترتیب سے الماریوں میں سجایا ہوا ہے۔ فرش پر قالین بچھے ہیں۔ اور پرسکون صحرائی ماحول کے ساتھ ساتھ زمانہ جدید کی تمام سہولتیں مسیر ہیں۔ روشنی اور ہوا کا عمدہ انتظام ہے۔ مولانا نے کتابوں کے ساتھ ساتھ اپنی زرعی جائیداد بھی اس مقصد کے لئے وقف کر دی تھی۔ اس لئے کتب خانہ سے استفادہ کرنے والوں کے لئے قیام و طعام کا بلا معاوضہ مناسب انتظام ہے۔ صفائی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ خالقاہ کے آس پاس حدِ نظر تک ریت کے ٹیلے ہیں لیکن آپ کو کسی کتاب پر ریت کا ایک ذرہ بھی نظر نہ آئے گا۔

کتابوں کے تعداد اور فنون و ارتقسیم

کتابیں اڑھائی ہزار کے لگ بھگ ہیں لیکن یہ کتابیں اتنی ضخیم ہیں کہ ان میں بعض تیس تیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔ جہاں تک میری علمی معلومات رہنمائی کرتی ہے ہماری قدیم معتبر دینی کتب

میں سے شائد ہی کوئی ایسی کتاب ہو جو وہاں موجود نہ ہو۔ قرآن مجید پر مختلف مفسرین کی ۷۴ تفسیریں ہیں اسی طرح حدیث شریف اور اصول حدیث پر مختلف مؤلفین اور مصنفین کی دو سو سے زائد کتابیں ہیں مختلف اسلامی فنون کے لحاظ سے ان کتابوں کی تقسیم یوں ہے :-

تعداد	نقداد	تعداد	نقداد
۷۴	(۲) تفاسیر قرآن مجید	۳۱	(۱) مصاحف شریف
۳۷	(۴) اصول حدیث	۱۵۶	(۳) مجموعہ ہائے احادیث
۱۴۴	(۶) فقہ حنفی	۳۶	(۵) اسماء الرجال
۵	(۸) فقہ مالکی	۱۴	(۷) فقہ شافعی
۲۸	(۱۰) اصول فقہ	۶	(۹) فقہ حنبلی
۹۷	(۱۲) مسائل غلافیہ و رد مذاہب باطلہ	۳۶	(۱۱) عقائد و علم کلام
۳۵۴	(۱۴) تصوف	۱۵۲	(۱۳) سیر و مغازی و تاریخ
۹۵	(۱۶) لغت و ادبیات عربیہ	۲۵	(۱۵) اوراد و وظائف
۱۶	(۱۸) کتب معانی و بلاغت	۹۳	(۱۷) کتب النحو
۱۹	(۲۰) منطق و حکمت	۱۹	(۱۹) کتب الصرف
۱۹	(۲۲) القرآۃ و التجوید	۱۹	(۲۱) حکمت و مناظرہ
۱۹	(۲۴) کتب الطب	۲۲	(۲۳) لغت و ادب فارسی
		۱۱	(۲۵) دیگر فنون مختلفہ

ان میں سے بہت سی کتابیں ایسی ہیں جو اب نایاب ہیں۔ ان میں سے چند کا تعارف علمی فائدے سے خالی نہ ہوگا۔

قرآن مجید کے تفسیر کا ایک نادر نسخہ

یہ نادر تفسیر آج سے کوئی ستر سال پہلے ایک ہندو منشی بلاتی داس صاحب مالک میور پورس اور اخبار سفیر ہند دہلی نے شائع کی تھی۔ اس نسخے کا سائز خوب لیا چوڑا ہے یعنی تقریباً دو فٹ لمبائی اور چودہ انچ چوڑائی۔ قرآن مجید کا متن خوب جلی حروف میں ہے اور اس کے نیچے دو عمدہ اور معیاری

ترجمے ہیں۔ ایک حضرت شاہ ولی اللہؒ کا فارسی ترجمہ اور دوسرا حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کا اردو ترجمہ۔ حاشیوں پر دو مکمل تفسیریں ہیں۔ ایک شاہ عبدالعزیزؒ کی تفسیر عزیزی فارسی میں اور دوسری تفسیر حسینی اردو میں۔ ان دو تفاسیر کے علاوہ ایک اور عالم دین کے قلم سے شان نزول اور حل لغات قرآن علیحدہ دیا گیا ہے۔ تفسیر کے شروع میں مولانا محمد عوث صاحب کے قلم سے اصول تفسیر پر ایک نہایت عمدہ رسالہ فیض الرحمن فی آداب القرآن دیا جا چکا ہے۔ یہ تفسیر تین جلدوں میں ہے۔ اور آج سے ساٹھ ستر سال پہلے شائع ہونے کے باوجود ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ ہمارے جدید تقاضوں کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے۔ مسلمانانِ پاکستان کو اس نادر تفسیر سے زیادہ عرصے تک محروم رکھنا سخت ظلم ہے۔ اگر پوری تفسیر نہیں تو کم از کم شاہ عبدالعزیزؒ کی تفسیر عزیزی کا معیاری اردو ترجمہ ضرور شائع ہونا چاہیے۔ اس وقت تفسیر عزیزی کا پہلا جزو جو سورۃ بقرہ پر مشتمل ہے اور تیسویں پارے کی تفسیر ہندوستان میں طبع ہوئی ہے ان پر ایک نظر ڈالنے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ تفسیر زمانہ جدید کے تقاضوں کے کتنی مطابق ہے۔

قلمی نسخے

اب ہم کچھ قلمی نسخوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس کتب خانہ میں موجود ہیں۔
 (۱) تفسیر فارسی قلمی۔ افسوس کہ اول اور آخر کے صفحات تلف ہو جانے سے نام اور مصنف معلوم نہ ہو سکے۔ تفسیر کی زبان سادہ اور مسائل پر بحث عام فہم ہے۔ بڑے سائز میں کافی ضخیم کتاب ہے۔

(۲) فارسی ترجمہ شرح فصوص المحکم۔

(۳) فطرات خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ۔

(۴) لوائح الاسرار۔ للجامی۔

(۵) رواح الانوار مترجم لوائح الاسرار للجامی۔

(۶) انیس الطالبین از صلاح بن مبارک بخاری۔

(۷) کتاب التعرف لمذہب اہل التصوف۔ از الشیخ ابو بکر بن ابی اسحاق محمد بن ابراہیم

البخاری م ۳۸۰ھ۔

تخریج احادیث مبسوط

کتب خانہ سعدیہ سراجیہ کا تعارف کراتے ہوئے اس کتاب کا ذکر نہ کرنا سخت ناانصافی ہوگی مولانا ابوسعدا حمد خان صاحب صحیح معنوں میں ایک جید عالم دین تھے۔ ان کے علم کا اندازہ ان کی تصنیف ”تخریج احادیث مبسوط“ سے لگایا جاسکتا ہے۔

جس طرح حنفی فقہ کی مشہور کتاب ہدایہ کی تخریج احادیث کے موضوع پر زیلعی نے ”نصب الرایہ“ لکھی ہے۔ اسی طرح مولانا ابوسعدا حمد خان مرحوم نے اس فن میں اپنی مہارت کے جوہر کا اظہار علامہ سرخسی کی مشہور تصنیف المبسوط کی تخریج احادیث لکھ کر کیا ہے۔ المبسوط تیس جلدوں میں ہے۔ تخریج پر ان کی یہ محنت ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی۔

یہ ہے کتب خانہ سعدیہ سراجیہ کا مختصر تعارف۔ امید ہے تحقیق سے شغف رکھنے والے اہل علم اسے مفید پائیں گے۔ آئندہ کسی مناسب موقع پر نارتھین کو کراچی کے ایک ایسے ہی کتب خانے کی سیر کراؤں گا۔ جس کے لئے راقم کو کتب خانے کے بانی جناب خالد اسحاق صاحب کی جانب سے دعوت مل چکی ہے۔

